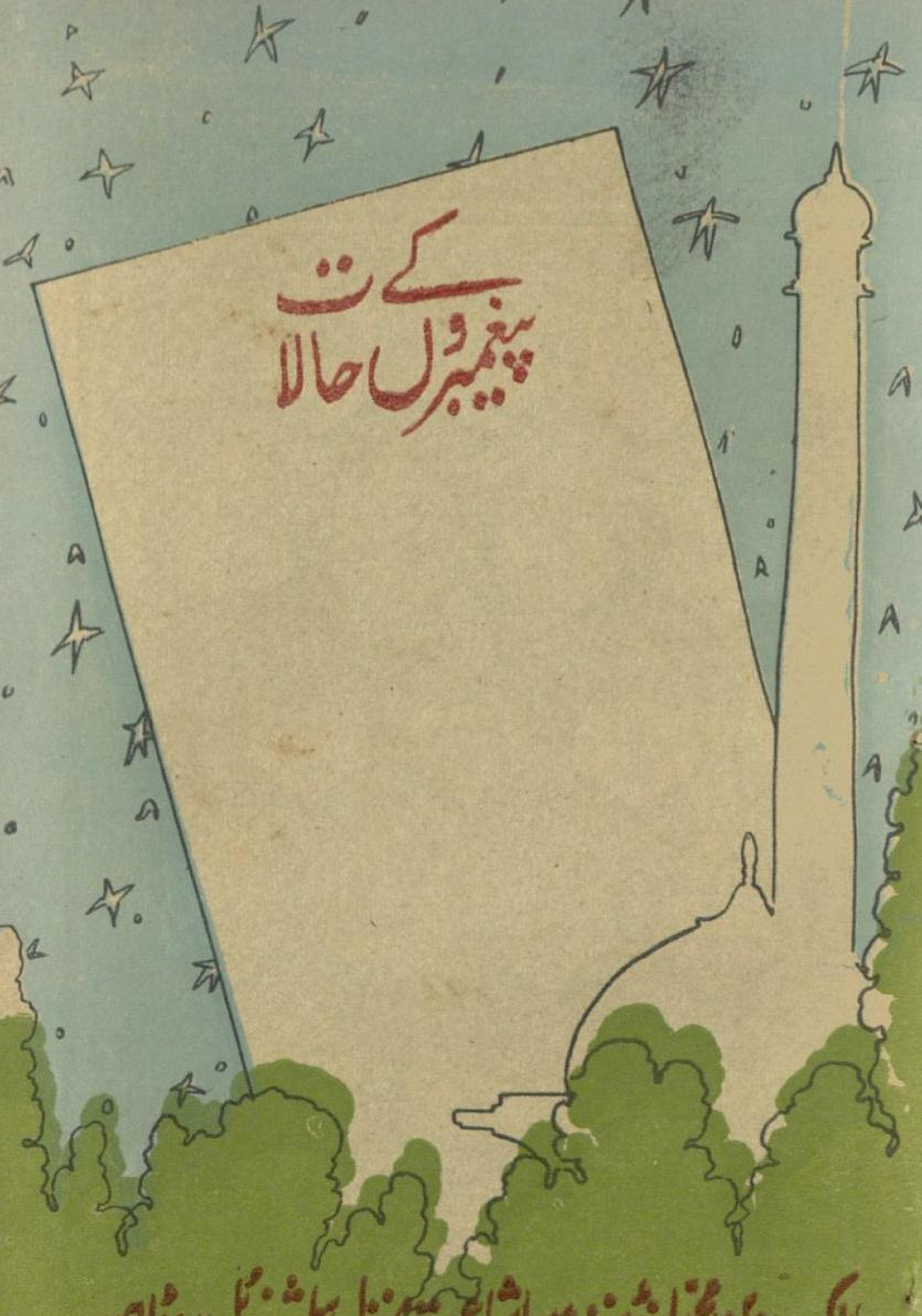
پیغمبروں کے حالات

شوق امرتسری


پیغمبروں کے حالات
ملک دین محمد اینڈ سنز مالکان اشاعت منزل پبلشرز بل روڈ لاہور
Price 0-10-0

پیغمبروں کے حالات

یعنی

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک مشہور نبیوں اور
رسولوں کے مختصر حالات مسلمان بچے بچیوں کی مذہبی اخلاقی و ادبی درستی کے لئے

مؤلفہ

شوق امرتسری

ناشران

ملک دین محمد اینڈ سنز ناشران قرآن و تاجران کتب لاہور

اشاعت منزل بل روڈ، و کشمیری بازار، و چوک انارکلی،

ملک محمد عارف پرنٹر پبلشر نے اپنے دین محمدی پریس سرکلر روڈ لاہور سے طبع کرا کر شایع کیا

عرضِ مؤلف

شکر للحمد کہ آج دو سال کے بعد بہت سی مشکلات سے پیچھا چھوڑا کر خاکسار مؤلف نے پھر اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اس سے پیشتر جس قدر کتابیں میرے ناچیز قلم سے نکلیں، اور وہ اپنی بہترین نوعیت کے لحاظ سے جیسی مقبول ہو کر جتنی بار چھپیں اور ان سے جو کچھ میری عزت افزائی ہوئی اس کا اعادہ لا حاصل ہے:۔

عرصہ آٹھ سال کی دماغی محنت اور پچیس عدد تالیف و تصنیف کے بعد خاکسار نے جو سلسلہ ۱۹۱۴ء سے شروع کیا ہے وہ اسلامی اصول و عقائد کو عام فہم اور سلیس اردو زبان میں چھوٹی چھوٹی کتابوں سے مسلمان بچے بچیوں کو مذہبی واقفیت پیدا کرانے کا ایک بہترین سلسلہ ہے قبل اس کے جو کتابیں اس سلسلہ میں منسلک ہوئیں وہ الایمان احکام القرآن، احکام النبی نماز اور اس کے قواعد اخلاقی کہانیاں وغیرہ ہیں۔ ان کتب کے بعد سلسلہ ہذا میں شامل ہونے کا فخر جس کتاب کو آج حاصل ہوا ہے وہ یہی کتاب ہے جو اس وقت آپ کے مبارک ہاتھوں میں ہے اور جس کا

نام پیغمبروں کے حالات قرار دیا گیا ہے ۔
کتاب ہذا میں نہایت سہل اور سلیس زبان میں پیغمبران اسلام کا زمانہ وحی، عہدِ نبوت، سن وسال و دیگر حالات زندگی معتبر اور قابل تعظیم کتب سے ایسی طرز پر اخذ کئے گئے ہیں جن کو پڑھنے سے بچے سے لیکر بوڑھے تک تمام یکساں واقفیت حاصل کر سکیں ۔

آخیر میں یہ عرض کرنا شاید بیجا نہ ہوگا کہ معاونین اسلام اپنی انجمنوں اور انجمنوں کی چھوٹی بڑی زنانہ و مردانہ درسگاہوں میں اگر کتاب ہذا کو رائج کر دیں تو یہ امر خاکسار مؤلف کی حوصلہ افزائی اور خوشی کا باعث ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ

عبدالرحمٰن شوق امرتسری
مصنف و مؤلف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیغمبروں کے حالات

حضرت آدم علیہ السلام

نور محمد مصطفےٰ صلعم کو جو خداوند تعالےٰ نے اپنے نور سے عرش لوح قلم۔ بہشت۔ دوزخ غرضیکہ سارے جہان سے پہلے پیدا کیا، صورت انسانی میں لاکر دنیا میں بھیجنے کے لئے اور دوسری سرکش مخلوق کو جو حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے تھی۔ نابود کرکے زمین پر امن و امان قائم کرنے کے لئے ایک خلیفہ یعنی نائب بنانا چاہا تو بموجب حکم ایزدی حضرت عزرائیل روئے زمین سے مٹھی بھر خاک اٹھا لائے

فرشتوں نے اس کا پتلا بنایا اور خدا کے حکم سے اُس میں روح ڈالی گئی۔ پھر حضرت آدم بروز جمعہ الحمد للہ کہہ کر خاک سے اُٹھے خداوند نے اس پر یرحمک اللہ فرمایا اور بہشت میں ایک تخت زریں پر ان کو جگہ دی گئی۔ تمام فرشتوں کو خدا کا حکم ہوُا۔ کہ حضرت آدم کو سجدہ تعظیم کرو سب نے خدا کا حکم مانا مگر ابلیس لعین نے اپنے غرور و تکبّر سے نہ مانا اسی نافرمانی کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے شیطان قرار دیا گیا۔ حضرت آدم جنت میں رہنے لگے اور ہر ایک قسم کی نعمت خدا نے ان کو بخشی۔ لیکن تنہائی کے باعث بے قرار تھے۔

اللہ تعالےٰ نے ان کی تسکین کے لئے ان کا ہم جنس اور ہم صحبت پیدا کرنا چاہا اس لئے حضرت جبرائیل کو حکم ہوُا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بائیں پہلو سے ایک ہڈی نکالے بے خبری کے عالم میں

حضرت آدم کی بائیں پسلی سے حضرت حوا کو پیدا کیا گیا۔
حضرت آدم حوا کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور آپس میں دونوں کا نکاح کر دیا گیا۔

بعد نکاح دونوں کو خدا کا حکم ہوا کہ تم دونوں جنت میں رہو اور کھاؤ، وہاں کے سب میوے مگر ایک درخت کو نہ چھونا، اور نہ اس کا پھل کھانا اگر ایسا کروگے تو ہماری حکم عدولی کروگے جو تمہارے لئے اچھا نہ ہوگا۔

ابلیس لعین تو حضرت آدم کا دشمن ہو ہی چکا تھا۔ اپنے مکر و فریب سے مور اور سانپ کے ذریعے جنت میں داخل ہوا، اور حضرت حوا کو پھسلا کر اس درخت کے پاس لے گیا، جو گیہوں کا درخت تھا۔ آخر شیطان کے فریب میں آکر حضرت آدم و حضرت حوّا دونوں نے اس درخت سے گیہوں کھا لیا، خدا کی اس نافرمانی سے حضرت آدم و حضرت

حوا مور سانپ و شیطان جنت سے نکالے گئے حضرت آدم کو سراندیپ میں، حضرت حوا کو زمین خراسان پہ مور کو سیستان میں سانپ کو اصفہان میں شیطان لعین کو کوہ دماوند میں ڈال دیا گیا۔

حضرت آدم نے اپنے اس گناہ پر اس قدر گریہ و زاری کی، کہ ان کے آنسو دریا کی مانند بہنے لگے اور ان سے لونگ مرچ سیاہ جائفل وغیرہ پیدا ہوئے اسی طرح حضرت حوا کے آنسوؤں کی روانی سے مہندی۔ وسمہ۔ سرمہ۔ وغیرہ جیسی چیزیں پیدا ہوئیں اس گریہ و زاری میں انہیں چالیس سال گذر گئے، اور دونوں ایک دوسرے سے جدا جدا رویا کئے آخر خدا نے حضرت آدم کی توبہ قبول کی۔ ایک روز حضرت جبرائیل کی زبانی حضرت آدم نے اپنی عمر کو ناپائدار جان کر حج کا ارادہ کیا۔ اور مکہ معظمہ میں پہنچ کر حج ادا کیا۔ اس وقت کعبہ کا نام

بیت المعمور تھا۔ حج کرنے کے بعد حضرت آدم میدان عرفات میں جبل رحمت پر آرام کرنے بیٹھے، تو دیکھا کہ حضرت حوّا جدے کی طرف سے آ رہی ہیں دونوں مل کر خوب روئے اور بارگاہ الٰہی میں سجدہ شکر ادا کیا اس پر خدا کا حکم ہوا کہ ہم نے تم کو بخشا تم دونوں سرانذیپ میں جا رہو اور وہاں ہی کھیتی باڑی کا کام شروع کرو، بموجب حکم خداوندی حضرت آدم و حضرت حوا سرانذیپ میں جا کر زراعت کرنے لگے۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد حضرت حوا سے ایک بیٹا اور بیٹی پیدا ہوئے، بیٹے کا نام قابیل اور بیٹی کا نام اقلیما رکھا، پھر دوسری دفعہ حضرت حوا کے بطن سے ایک بیٹا اور بیٹی پیدا ہوئے۔ بیٹے کا نام ہابیل اور بیٹی کا نام غازہ رکھا گیا۔

جب یہ بڑے ہوئے تو خدا کا حکم ہوا۔ کہ ہابیل کی شادی اقلیما کے ساتھ اور قابیل کی شادی غازہ

کے ساتھ کر دی جائے، یہ خدا کا حکم تھا۔ حضرت آدم نے اپنے دونوں بیٹوں کو سنا دیا مگر قابیل نے اپنی بہن اقلیما کو ہابیل کے ساتھ منسوب کرنے سے بوجہ اس کی خوبصورتی اور اپنے طمع نفسانی انکار کر دیا، مگر حضرت آدم نے قابیل کی ضد کو نہ مانا اور بموجب حکم خداوند تعالےٰ آپس میں دونوں کی شادیاں کر دیں ؛

قابیل کو اپنی مرضی کے خلاف یہ شادی پسند نہ آئی، اور ہابیل سے اس کو سخت دشمنی ہو گئی ،

قابیل ہابیل کو جان سے مار ڈالنے کی فکر میں رہنے لگا، ایک روز شیطان کے بتلانے سے قابیل نے پتھر اٹھا کر مارا، اور اس کی جان نکل گئی ؛

قابیل اس مردہ لاش کو پشت پر لادے چھپانے کی غرض سے پھرتا رہا آخر اللہ تعالےٰ نے مردہ کو دفن کرنے کا طریقہ بتلانے کے لئے ایک کوا بھیجا

جس نے ایک مردہ کوّے کو زمین میں کھود کر دفن کیا، اور اس کو دیکھ کر قابیل نے بھی ہابیل کو اسی طرح دفن کر دیا۔

حضرت آدم ہابیل کی جدائی سے سخت بیتاب رہے۔ اور قابیل کو خدا کی طرف سے دنیا میں عذاب کے ساتھ مارا گیا،

جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ہزار سال کے قریب ہوئی تو بیمار ہو گئے۔ اس بیماری میں انھوں نے اپنے بیٹوں سے میووں کی خواہش کی، حضرت شیث (جو ان کی سب اولاد سے بڑے تھے اور اپنی والدہ کے بطن سے اکیلے ہی پیدا ہوئے تھے، اپنے باپ حضرت آدم کی تیمار داری میں مصروف تھے، اور سب لڑکے میوے تلاش کرنے گئے ہوئے تھے۔ لیکن سب لڑکوں میں سے ایک بھی میوہ نہ لایا، آخر حضرت آدم نے حضرت شیث سے

میوہ لانے کو کہا حضرت شیث نے درگاہ باری میں دعا کی، ان کی دعا قبول ہوئی، اور حضرت جبرائیل نے جنت سے ایک حور کے سر پر میووں کا خوان لا کر حاضر کیا۔ جس میں انار، سیب۔ سنگترہ۔ لیموں۔ انگور۔ خربزہ انجیر وغیرہ تھے۔ حضرت آدم نے یہ سب میوے کھائے اور اس بہشتی حور سے حضرت شیث کی شادی کر دی گئی ؛

آخرش حضرت آدم علیہ السلام ایک ہزار برس کی عمر میں اپنے قابل اور بڑے لڑکے حضرت شیث کو اپنا قائم مقام کر کے رحلت فرما گئے۔ اور سراندیپ یا کوہ ابوقیس میں دفن کیے گئے ؛

حضرت شیث علیہ السلام

حضرت شیث علیہ السلام حضرت آدم کے بڑے بیٹے

اور اپنے سب بھائیوں سے بلند مرتبہ تھے۔ کچھ عرصہ اپنے بھائیوں کو قرض دے دے کر ان سے غلّہ وصول کر کے گذارہ کرتے رہے۔ مگر ان کے بھائیوں نے یہ صلاح کی کہ حضرت شیث تو کسی کام میں ہمارے شریک نہیں ہوتے۔ ان کا روپیہ واپس دے کر انہیں غلّہ کی شراکت سے علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ مگر اللہ پاک نے انہیں دنوں میں حضرت شیث علیہ السلام کو پیغمبری اور کتاب بخشی۔ تاکہ وہ اپنی قوم کی رہبری کر سکیں۔ اور ان کو دین و ایمان کی تعلیم دیں۔ جب ان کے بھائیوں نے آپ کا یہ رتبہ دیکھا۔ تو وہ سب ان کے فرمانبردار بن گئے۔ اور حسبِ قاعدہ ان کو سال کے سال غلّہ پہنچاتے رہے۔

چند روز کے بعد حضرت شیث علیہ السلام کے ہاں ایک بیٹا خداوند کریم نے عنایت کیا۔ اس کا نام نوش رکھا گیا۔ جب وہ بالغ ہو گئے تو حضرت شیث نے نوسو بیس کے کچھ اوپر کی عمر میں اس دارِ فانی سے

رحلت فرمائی ۔

نوش نے اپنے والد کے قدم بہ قدم چل کر اپنی زندگی کو گذارا۔ اور ان کے بعد ان کا بیٹا قلبتان نامی اپنے والد کے دین پر لوگوں کو دین کی راہ بتاتے رہے۔ ان کے بعد قلبتان کا بیٹا مہلائیل پیدا ہوا۔ وہ بہت خوبصورت تھے۔ لوگ دور دور سے ان کے دیکھنے کو آنے لگے۔ دنیا میں ان کی بہت عزت ہوئی۔ شیطان کے لئے لوگوں کو گمراہ کرنے کا یہ ایک اچھا موقعہ تھا۔ ابلیس نے مہلائیل کے بیٹوں سے کہا کہ تمہارے باپ کی زیارت کو بہت سے لوگ تحفہ تحائف لے کر آتے ہیں۔ تم کو اس سے اس طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کہ ایک بت مہلائیل کی صورت کا بناؤ۔ اور لوگ اسے دیکھ کر نذریں گذاریں۔ شیطان کے پھسلانے سے انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جس سے بت پرستی

رائج ہو گئی ۔

اللہ پاک کی مخلوق اب گمراہ ہو چکی تھی۔ اس لئے خداوند تعالےٰ نے اس قوم میں ایک لڑکا پیدا کیا جس کا نام اخنوع یا ادریس علیہ السلام تھا۔

حضرت ادریس علیہ السلام

حضرت ادریس کا نام تو اخنوع تھا، مگر آپ کا لقب لوگوں کو پڑھانے کی وجہ سے ادریس پڑ گیا اور اسی نام سے آپ مشہور ہوئے۔ آپ پرہیزگار تھے۔ دن بھر روزہ میں رہا کرتے تھے اور شام کو آپ کے لئے بہشت سے کھانا آتا تھا،

ایک دفعہ حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت ادریس سے ملنے آئے۔ اور تین روز خوش طبعی سے آپ کے ہمراہ رہے۔ چوتھے روز آپ کے دریافت کرنے پر اپنا نام بتایا۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے ملک الموت

سے پوچھا۔ کہ آج تم تین دن میرے ہمراہ رہے۔ اتنے دنوں میں تم نے کسی کی جان نہیں نکالی۔ عزرائیل نے کہا۔ کہ ہر ایک جان کو قبض کرنا میرے ہاتھ میں ایسا آسان کام ہے۔ جیسا کہ دونوں ہاتھوں کے اوپر نیچے ایک روٹی دھری ہو۔ جس کی اجل آتی ہے۔ اللہ کے حکم سے میں اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کی جان قبض کر لیتا ہوں۔ حضرت ادریس نے عزرائیل سے خواہش کی کہ اے بھائی ایک دفعہ تو مجھ کو سختی جان کا مزہ چکھا دے۔ تاکہ اس سے میں عبرت پیدا کر سکوں۔ مگر حضرت عزرائیل نے کہا کہ میں بغیر خدا کی مرضی کے ایسا نہیں کر سکتا چنانچہ خداوند کریم کی درگاہ میں حضرت ادریس نے دعا کی۔ اور دعا قبول ہونے کے بعد حضرت عزرائیل نے اُن کی جان قبض کر لی۔ اور ملک الموت کی دعا کے بعد خدا نے حضرت ادریس کو زندہ کر دیا۔ آپ نے پھر دوزخ اور جنت دیکھنے کی خواہش

کی، اور خدا کی اجازت سے حضرت عزرائیل نے ان کو بہشت میں پہنچا دیا۔ چونکہ آپ کو بہشت سے نکل کر دوبارہ دنیا میں آنا ناگوار گزرا مگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے بہشت میں رہنے کے لئے اجازت نہ مل سکی اور آپ آسمان پر اٹھا لے گئے، اور وہاں ہی آپ کا قیام ہے۔

حضرت ادریس دنیا سے اُٹھ چکے تھے ان کی اولاد ان کے فراق میں بیتاب تھی۔ شیطان کے لئے یہ دوسرا موقعہ تھا۔ اس نے پھر مہلائیل کی اولاد کی طرح ان کو پھسلا کر بت پرستی کو فروغ دیا۔ اور سب لوگ گمراہ ہو گئے، ایسی حالت میں خدا نے حضرت نوح علیہ السلام کو لوگوں کو ہدایت کرنے کے لئے پیدا کیا ۔

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کی عمر جب چار سو اسی برس کی ہوئی تو اللہ تعالےٰ نے ان کو درجہ رسالت بخش کر لوگوں کی ہدایت کے لئے مامور فرمایا۔
ایک سو بیس برس آپ لوگوں کو سمجھاتے رہے لیکن اس عرصہ میں صرف اسی آدمیوں کے سوائے کوئی شخص ایمان نہ لایا۔ لوگ ان کو سخت تکلیف پہنچاتے رہے یہاں تک کہ ان کو شہر سے باہر نکال دیا تمام قوم کو آپ سے اس قدر دشمنی ہوگئی کہ آپ کی اولاد کو بھی باپ کی دشمنی پر آمادہ کردیا۔ آخر حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی شرارتوں اور گمراہی سے بہت ہی مجبور ہوکر اس قوم کو عبرت دلانے کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعا کی۔ آپ کی دعا قبول ہوئی۔ خدا کا حکم ہوا۔ کہ تم ایک درخت سال کا لگاؤ جب

وہ درخت بڑا ہوجائے گا، تو ہم اس قوم کو ہلاک کر ڈالینگے۔
حضرت نوح علیہ السلام نے سمجھا کہ اللہ تعالےٰ نے اس قوم کو چالیس برس کی اور مہلت دی ہے۔ کیونکہ وہ سال کا درخت چالیس ہی برس میں بڑا ہوسکتا تھا حضرت نوح نے بموجب حکم خداوندی سال کے درخت بوئے اور قوم کو چالیس برس قہر الٰہی کے نازل ہونے کی خبر دے دی۔ مگر اس بدعقیدت قوم نے اس کی بھی چنداں پرواہ نہ کی۔ آخر وہ درخت بڑھے اور چالیس سال کا عرصہ قریب الاختتام تھا، خدا نے حضرت نوح پر وحی نازل فرمائی، کہ ان درختوں کو کاٹ کر ایک کشتی تیار کی جائے۔ بموجب فرمان الٰہی حضرت نوح علیہ السلام کشتی تیار کرنے میں مصروف ہوگئے، کشتی طول میں بارہ سو ارش اور عرض میں ساٹھ ارش کی تھی، اور اس میں اوپر نیچے تین درجے بنائے گئے تھے، سب سے نچلے درجہ میں

چارپایوں کے واسطے جگہ تھی۔ اور درمیانہ درجہ آدمیوں کے لئے مخصوص تھا۔ اوپر کا درجہ پرندوں کے لیے۔ جب میعاد مقررہ کے دن قریب آئے تو خدا کے حکم سے ایماندار لوگوں کو معہ اپنی اولاد کے درمیانی درجہ میں بٹھایا۔ چارپایوں کو نچلے درجہ میں رکھا گیا۔ اور اسی طرح ہر ایک قسم کے پرند کا جوڑا اوپر کے حصے میں چھوڑ دیا، جب یہ لوگ جانوروں اور پرندوں سمیت بیٹھ چکے۔ تو حضرت نوح علیہ السلام کے ایک نافرمان بیٹے نے کشتی میں بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اور وہ کشتیٔ نجات میں نہ بیٹھ سکا، اتنے میں یکایک آسمان سے مینہ برسنا شروع ہو گیا۔ اور زمین سے بھی پانی نے اس قدر جوش مارا۔ کہ وہ کشتی پانی پر تیرنے لگی، آخر نہ تھمنے والا پانی اس قدر بلند ہوا کہ بڑے بڑے پہاڑ بھی پانی میں غرق ہو گئے، اور تمام عالم معہ مخلوق بحر فنا میں غرق ہو گیا۔ چھ ماہ کے بعد

پانی کی طغیانی کم ہوئی، اور دسویں تاریخ محرم کے مہینے کوہ جودی کے سرے پر جاکر کشتی ٹھہری اور وہاں حضرت نوحؑ نے اپنے ساتھیوں کو لیکر ایک گاؤں آباد کیا۔ بعد طوفان حضرت نوح علیہ السلام دو سو ستر (۲۷۰) سال زندہ رہے۔ آپ کی عمر ساڑھے نو سو سال کی تھی۔

حضرت ہود علیہ السلام

حضرت ہود حضرت نوح کے پوتے ارفخد کے بیٹے تھے۔ اس وقت اس نئی دنیا میں قوم عاد بُت پرستی میں مبتلا تھی۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق ان کو خدا کی راہ پر لانے کی ہدایت کی مگر قوم عاد نے ان سے کہا کہ تیرے پاس خدا کی کون سی سند ہے، ہم تیرے خدا کو اپنے ان بتوں کو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے۔ چھوڑ کر

کس طرح مانیں۔ اگر تو سچا ہے۔ اور تیرا خدا سچا ہے تو اس کو کہدے کہ وہ اس بات کی ہم کو سزا دے وگرنہ ہم تجھ کو جان سے ہلاک کر ڈالیں گے۔

یہ سن کر حضرت ہودؑ نے بارگاہ ایزدی میں رو کر دعا کی کہ یا اللہ مجھے ان کے ظلم سے بچا، مجھ میں ان سے لڑنے کی طاقت نہیں۔

ظاہر میں واقعی یہ قوم پر زور قوم تھی، ان کے سردار عاد نامی میں تو اس قدر قوت تھی، کہ پتھر کو پاؤں سے کچل ڈالتے تھے۔ شداد جس نے جنت بنائی تھی وہ عاد ہی کا بیٹا تھا، اس کی قوم کا دعوےٰ تھا، کہ ہم سے زیادہ دنیا میں اور کوئی قوم قوت میں زیادہ نہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کو غرور کسی طرح پسند نہیں ہے اس لئے حضرت ہود علیہ السلام کو خدا کا حکم ہوا کہ اے ہود جو ستر آدمی مجھ پہ ایمان لاتے ہیں۔ ان کو ساتھ لے کر پہاڑ پہ چلا جا، حضرت ہود حکم ایزدی

بجالائے اور خدا نے قوم عاد کے لئے تین برس پانی نہ برسایا۔ جس سے وہ قحط میں گرفتار ہوگئے۔ حضرت ہود نے قوم عاد سے کہا کہ دیکھو یہ خدا کی نافرمانی کی سزا ہے۔ اب بھی توبہ کرو اور مجھ کو اسی کی طرف سے جانو تاکہ بارش آسمان سے اترے اور قحط دور ہو۔ مگر انہوں نے ایک نہ مانی بلکہ آپ سے لڑنے کے لئے تیار ہوگئے، آخر خداوند کریم کے قہر کی آگ بھڑکی۔ اور حضرت ہودؑ کو حکم ہوا کہ آپ فوراً اپنی جماعت کو لے کر اس قوم سے جدا ہو جائیں۔ حضرت ہود علیہ السلام کے علیحدہ ہونے پر یکایک قوم عاد پر ایک ایسی سرد ہوا چلی کہ سب قوم ہلاک ہوگئی۔

حضرت ہود کی عمر چار سو ساٹھ برس کی تھی اور آپ مکہ معظمہ میں چلے گئے تھے۔ اور وہیں رحلت فرما گئے۔

حضرت صالح علیہ السلام

قوم ہود کے بعد قوم ثمود شرک میں مبتلا تھی۔
خداوند کریم نے ان کی ہدایت کے لئے آپ کو
مامور فرمایا۔ حضرت صالح نے قوم کو بہت کچھ سمجھایا
لیکن منکروں نے ان سے بھی منجانب اللہ ہونے کی
دلیل چاہی۔ اور کہا کہ اگر تو اللہ کا رسول ہے
تو اس پتھر سے اونٹنی کو پیدا کر اور اسی وقت
وہ اونٹنی بچہ جنے۔ اور دودھ دے تب ہم تجھے
سچا مانیں گے، حضرت صالح آخر خدا کے رسول تھے
خدا نے جبرائیل کو بھیج کر فرمایا کہ اے صالح ان
سے کہدے کہ سوائے دودھ کے اونٹنی کا گوشت ان
پر حلال نہیں اور وہ اسے ذبح نہ کریں۔ حضرت صالحؑ
نے قوم ثمود سے یہ اقرار لے کر بارگاہ الٰہی میں دعا
کی۔ اللہ کی قدرت سے اس پتھر میں سے خوبصورت

اونٹنی پیدا ہوئی۔ اور اس سے بچہ جنا اور دودھ بھی دیا۔ کچھ عرصہ وہ لوگ ایمان پر رہے۔ اور اس اونٹنی کو پیار کرتے رہے۔ مگر آخر اس قوم میں سے ایک شخص نے اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے۔ آخر وہ قوم ایک ہی چنگھاڑ سے غارت کردی گئی۔ اور حضرت صالح ملک شام میں ۲۸۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور جامع مسجد کی داہنی طرف دفن کئے گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام عہد نمرود میں پیدا ہوئے۔ نجومیوں نے نمرود کو پہلے ہی خبر دے دی تھی۔ کہ تیری سلطنت میں فلاں سال ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اور اس کے ہاتھوں تیری سلطنت کو زوال پہنچے گا۔ اسی وجہ سے نمرود نے اپنی تمام بادشاہی میں حکم دے دیا تھا۔ کہ جو لڑکا اس سال میں پیدا ہو

اس کو ہلاک کر دیا جائے۔

اللہ کی قدرت یہی تھی۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود کی سلطنت میں اسی سال پیدا ہوئے۔ ماں کی ممتا کب گوارا کر سکتی تھی۔ کہ اپنی گود کے لعل کو شاہی جلادوں کے ہاتھ دے دیتی۔ اس لئے حضرت ابراہیم کی والدہ نے ایک پہاڑ کی کھوہ میں حضرت ابراہیم کو چھپا دیا۔ پہاڑ کی جگہ تنگ و تاریک تھی۔ وہاں کون تلاش کرنے جاتا۔ صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ دن بھر میں ایک دفعہ وہاں جا کر انہیں دودھ پلا آتی تھی۔

جب آپ دو برس کے ہوئے تو کھانے پینے کے قابل تھے۔ اب آپ کی والدہ ہفتہ میں ایک دفعہ ان کے حسب حال کھانا پہنچا کر یہ تاکید کر آتی تھیں۔ کہ بیٹا اس غار سے ہرگز نہ نکلنا۔ وگرنہ بادشاہ نمرود مجھ کو اور تجھ کو ہلاک کر ڈالے گا۔

آپ بارہ برس کی عمر تک اسی غار میں رہے ایک روز جب آپ کی والدہ ملنے آئیں، تو آپ نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ اے مہربان ماں۔ میرا پروردگار کون ہے؟ والدہ نے جواب دیا کہ تیرا پروردگار تارخ ہے۔ آپ نے پھر پوچھا کہ تارخ کا خدا کون ہے، ماں نے جواب دیا کہ کواکب (ستارہ)

ایک روز رات کے وقت آپ غار سے باہر نکلے۔ تاکہ اپنے پروردگار کی پرستش کریں۔ انہوں نے اپنی والدہ کے کہنے کے مطابق آسمان پر ستارہ کو دیکھا اور دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خدا ہو لیکن تھوڑی ہی دیر میں جب وہ ستارہ غائب ہو گیا۔ تو حضرت ابراہیم نے دل میں اقرار کیا۔ کہ اس کو میں خدا نہیں مانتا۔ جس کو زوال ہے۔ تھوڑی رات گذرنے پر چاند نکلا۔ اب چاند کی طرف متوجہ ہوئے، اور قیاساً چاند کو اپنا خدا جانا

مگر جب چاند بھی غروب ہوگیا۔ تو آپ نے اس کو بھی اپنا خدا سمجھنے سے انکار کر دیا۔

اب آپ اپنے والدین کے پاس تھے۔ اور آپ کے والد آذر نامی بت تراشی کا کام کیا کرتے تھے حضرت ابراہیم نے اپنے والد کو اس بت پرستی سے منع کیا۔ مگر آذر نے نہ مانا۔ حضرت ابراہیم آخران میں رہا کرتے تھے۔ انہوں نے بتوں کی مذمت اور لوگوں کے سامنے بھی کرنی شروع کر دی۔ آذر بہت حیران ہوئے اور اس نے حضرت ابراہیم سے کہا۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ تیری باتوں میں آکر سب لوگ اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں۔ اگر تو ایسی باتیں پھر کرے گا تو میں خود تجھ کو پتھروں سے ہلاک کر دوں گا۔ حضرت ابراہیم نے جو دیکھا۔ کہ ان لوگوں کے دلوں پر میری کوئی نصیحت کچھ اثر نہیں کرتی۔ تو وہاں سے جنگل کو نکل گئے، اور سات

برس کوہ و بیاباں میں یاد خدا کیا کیئے۔ آپ کے چلے جانے کے بعد آپ کی والدہ آپ کی مفارقت میں پریشان رہی ان کی گریہ وزاری نے آذر کے دل پر بہت اثر کیا آخر لوگوں کو بھیج کر حضرت ابراہیم کو تلاش کر کے پھر گھر میں رکھا، آپ نے پھر اسی طرح بتوں کی مذمت کرنی شروع کی۔ ایک روز جب کہ شہر کے تمام لوگ ایک میلہ کے موقعہ پر شہر سے باہر گئے ہوئے تھے۔ تو آپ اس موقعہ کو غنیمت خیال کر کے ایک کلہاڑا اٹھا کر بت خانہ میں آئے۔ اور سب بتوں کو توڑا مگر بڑے بت کو چھوڑ کر اس بت کے کندھے پر کلہاڑا رکھ کر بت خانہ سے نکل آئے۔

لوگ جب بت خانہ میں آئے۔ تو انہوں نے وہاں یہ حال دیکھ کر معاً یہی خیال کیا۔ کہ یہ کام سوائے ابراہیم کے اور کسی کا نہیں ہے۔ کیونکہ وہی بتوں کی مذمت کرتے ہیں۔ اور وہی آج میلہ میں بھی

نہیں گئے،

آخر بادشاہ نمرود تک اس کی شکایت کی گئی، نمرود نے حضرت ابراہیم کو طلب کر کے پوچھا آپ نے جواباً ہاں اس قسم کی تقریر کی۔ کہ سننے والے لوگ بھی بت پرستی سے کنارہ کش ہو گئے، نمرود نے ایسی حالت دیکھ کر ابراہیم کو آگ میں جلانے کا حکم سنا دیا۔ اور لکڑیوں کا ایک انبار جمع کر کے ان میں آگ دکھلائی گئی، جب آگ اچھی طرح بھڑک اٹھی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر اس آگ میں ڈال دیا گیا۔ مگر خدا کی قدرت سے وہ آگ بالکل سرد ہو گئی اور بجائے اس آگ کے حضرت ابراہیم کے اردگرد ایک باغ بن گیا۔ اور آپ پھولوں میں بیٹھے دکھائی دیئے غرضیکہ کئی قسم کی تکلیفیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنچائی گئیں۔ مگر خدا کی قدرت سے ان پر

کچھ بھی اثر نہ ہُوا۔ آخر الامر آپس میں جنگ کی ٹھنی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ میں نمرود لاکھوں آدمیوں کی فوج لا کر کہنے لگا۔ کہ تو بھی اپنے خدا سے فوج منگا کر مجھ سے جنگ کر مگر اللہ تعالےٰ نے نمرود کی تمام فوج کو مچھروں سے ہلاک کروا ڈالا، اور ایک مچھر نمرود کے ناک سے گھس کر دماغ کو کاٹتا رہا۔ اور اسی عارضہ سے وہ بھی غارت ہُوا۔

حضرت ابراہیمؑ کی بیوی کا نام سارہ تھا۔ اور ان کی ایک لونڈی تھی۔ جن کا نام ہاجرہ تھا۔ سارہ نے ہاجرہ کا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ عقد کر دیا اور ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے۔ جس پر قربانی کی سنت جاری ہوئی۔ اگرچہ سارہ اولاد کے قابل نہ تھیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کے بطن سے بھی حضرت اسحٰق کو پیدا کیا۔

آپ کے دونوں لڑکے مکہ شریف میں پیدا ہوئے
اور ان کو وہیں چھوڑ کر خود ملک شام کو تشریف
لے گئے۔ مگر ہر سال طواف کعبہ کے لئے مکہ معظمہ
آیا کرتے تھے۔

جب آپ کی عمر ایک سو ساٹھ سال کی ہوئی تو
حضرت اسحٰق کو ملک شام۔ اور حضرت اسمٰعیل کو
ملک حجاز کی طرف مامور فرما کر آپ ملک بقا
کو تشریف لے گئے۔

حضرت لوط علیہ السّلام

حضرت لوطؑ حضرت ابراہیم کے چچا زاد بھائی تھے
آپ بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔ اسی لئے اللہ
تعالےٰ نے آپ کو عہدہ رسالت پر مامور فرمایا
ملک کنعان کے باشندے جو بدفعلی میں مبتلا تھے

تھے۔ حضرت لوطؑ نے ارشاد ایزدی کے مطابق ان
کو نصیحت کی۔ لیکن وہ قوم اپنی بد فعلی سے باز نہ
آئی۔ حضرت لوط نے قہر الٰہی سے بھی ان کو مطلع کیا
مگر پھر بھی وہ اپنی حرکت سے باز نہ آئے۔ آخر آپ
کو اسی پند و نصیحت میں بیس برس گذر گئے۔ مگر اتنے
عرصہ میں بھی اس بد انجام قوم کو کچھ اثر نہ ہوا۔
بالآخر حضرت لوطؑ نے ان سے تنگ آکر بارگاہ
ایزدی میں بد دعا کی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی
دعا کو قبول فرما کر چار فرشتوں کو بھیجا۔ انہوں
نے تمام شہر کو معہ باشندوں کے تباہ کر دیا۔ اور
ماسوا حضرت لوط اور ان کی اولاد کے سب ہلاک
ہو گئے اور ازاں بعد ساٹھ سال حضرت لوط عبادت
الٰہی میں اپنی زندگی بسر کرنے لگے۔ اور قریباً ۲۰۰
سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام

حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام حضرت ابراہیم کے فرزند تھے۔ ہر سال مکہ شریف سے ملک شام میں والد کی زیارت اور اپنے دوسرے بھائیوں کو ملنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت اسمٰعیل کو خدا نے بارہ لڑکے عنایت کئے۔ اور آپ پچاس سال لوگوں کو دین اور ایمان کی تعلیم دیتے رہے۔ آپ وعدے کے بڑے سچے تھے۔ ایک شخص سے انہوں نے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ جب تک وہ نہ آئے آپ اسی جگہ پر رہیں گے۔ وہ شخص برابر ایک سال تک وہاں نہ آیا۔ مگر آپ وہیں کھڑے رہے اسی لئے خدا تعالےٰ نے آپ کو صادق الوعدہ کا خطاب عطا فرمایا۔ آخری عمر تک مکہ شریف میں رہے۔ اور ایک سو تیس سال کی عمر میں آپ نے

اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ اور حضرت ہاجرہ کے پاس ہی دفن کئے گئے۔

حضرت اسحٰق علیہ السلام

حضرت اسحٰق بھی حضرت ابراہیم کے ہی فرزند تھے جب حضرت ابراہیم اس دار فانی سے چل بسے تو اس وقت آپ کی عمر ایک سو ساٹھ برس کی تھی اللہ تعالےٰ نے ان کو پیغمبری عطا کی آپ سردار کنعان کی بیٹی سے منسوب ہوئے۔ اور ان سے خدا تعالےٰ نے دو فرزند عطا کئے۔ پہلے بیٹے کا نام عیص تھا اور دوسرے کا یعقوبؑ۔ چونکہ عیصؑ کے عقب یعنی پیچھے حضرت یعقوبؑ پیدا ہوئے۔ اسی لئے ان کا نام یعقوب رکھا۔ خدا نے آپ کو بھی لوگوں کی ہدایت پر مامور فرمایا۔ اسی میں انہوں نے اپنی زندگی بسر کی آپ تقریباً ۱۸۰ سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام

حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت اسحٰق کے فرزند تھے۔ اور اللہ تعالےٰ کی یاد میں رہا کرتے تھے اسی وجہ سے ان کا لقب اسرائیل یعنی بندہ خدا پڑ گیا۔ آپ کے بھائی کا نام حضرت عیص تھا اور وہ بھائی اپنے والد حضرت اسحٰق کے تابع فرمان بیٹے تھے۔ مگر خدا کی مرضی اور حضرت اسحٰق کی دعا سے آپ کو ہی درجہ نبوت عطا ہوا۔ اسی باعث حضرت عیص حضرت یعقوب کی جان و مال و اولاد کے دشمن ہو گئے۔ اگرچہ آپ بھی حضرت عیص سے خوف کھاتے رہے۔ مگر عنایت الٰہی سے حضرت یعقوب کی اولاد اور مال روز بروز بڑھتا گیا۔ آپ کے بارہ بیٹے تھے۔ اور ان میں سے ایک یوسف علیہ السلام ہیں۔ آپ ۲۰۰ برس کی عمر میں فوت ہو گئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام

حضرت یوسفؑ حضرت یعقوب کے فرزند تھے اور اپنے سب بھائیوں سے چھوٹے تھے۔ حضرت یعقوب کو آپ سے از حد محبت تھی۔ اسی وجہ سے اور بھائیوں کو آپ سے بہت رشک تھا۔ ایک دفعہ حضرت نے خواب میں دیکھا۔ کہ آفتاب اور ماہتاب نے معہ گیارہ ستاروں کے آپ کو سجدہ کیا۔ جب صبح ہوئی تو اس خواب کو آپ نے والد سے عرض کیا۔ حضرت یعقوب نہایت خوش ہوئے اور حضرت یوسف کو پیغمبری اور بادشاہی کی بشارت دی۔ لیکن ساتھ ہی اُن کے اس بات کی تاکید کر دی کہ اس خواب کو اور کسی کے سامنے ہرگز بیان نہ کرنا۔ مگر حضرت یوسف کے بھائی اس خواب کی تعبیر سے آگاہ ہو ہی گئے۔ جب انہوں نے جانا۔ کہ

اس خواب کی تعبیر حضرت یوسف کو پیغمبر اور بادشاہ بنا کر رہے گی۔ تو ان کے دلوں میں کینہ کی آگ بھڑکی اور حضرت یوسف کے ساتھ دشمنی کرنے کی تدابیر سوچنے لگے۔ ایک دن جب کہ آپ اپنے بھائیوں کے ہمراہ جنگل میں گئے۔ تو وہاں سب بھائیوں نے آپ کو ہلاک کرنے کا مشورہ کیا آخر الامر سب نے صلاح کی۔ کہ حضرت یوسف کو کنوئیں میں ڈال دیا جاوے۔ چنانچہ سب نے مل کر حضرت یوسف کو ایک نہایت ہی پرانے اور گہرے کنوئیں میں پھینک دیا۔ اور آپ کے کپڑوں کو خون میں تر کر کے اپنے والد حضرت یعقوب کے روبرو لائے اور وہاں اپنی چالاکی سے یہ فقرہ بنایا کہ حضرت یوسف کو تو بھیڑیا پھاڑ گیا ہے۔ اور یہ کپڑے ان کے ہیں۔ اگرچہ بعد میں حضرت یعقوب کو معلوم ہو گیا۔ کہ رشک کی وجہ سے حضرت یوسف سے اس کے بھائیوں نے سلوک کیا مگر کچھ نہ کر سکے اور شب و روز گریہ و زاری کرتے

رہے۔

جب حضرت یوسف کنوئیں میں گرے تو خدا نے ان کو بچا لیا۔ اور ایک جگہ پر بیٹھ گئے۔ وہاں ایک قافلہ سوداگروں کا پہنچا۔ جب وہ اس کنوئیں سے پانی لینے آئے۔ تو ان کو معلوم ہوا کہ ایک لڑکا اس کنوئیں میں ہے۔ آخر قافلہ والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں سے نکالا۔ اور اپنے ہمراہ مصر کو لے گئے۔ وہاں جاکر مصر کے وزیر عزیز کے ہاتھ یوسف کو فروخت کر دیا۔

عزیز مصر کی زوجہ زلیخا نہایت حسین تھی۔ مگر حضرت یوسف کے نورانی حسن پر فریفتہ ہو گئی۔ اور حضرت یوسف کو زلیخا نے اپنی مرضی پورا کرنے کے لئے مجبور کیا۔ مگر آپ نے خلاف شرع ایک نہ مانی آخر الامر اسی شرارت میں اس نے آپ کو قید کروا دیا۔ قید خانہ میں خدا کی طرف سے آپ کو علم

تعبیرِ خواب عطا ہوا۔ اور قیدیوں کو آپ نے خواب کی تعبیر بتانا شروع کردی۔ کئی ایک قیدی جب قید سے چھوٹے تو انھوں نے حضرت یوسف کے علم کی تعبیر کی تعریف کی۔ اور تمام شہر میں اس کا چرچا ہوگیا۔ انہی دنوں میں بادشاہ وقت کو ایک خواب آیا جس کی تعبیر ہر چند نجومیوں سے پوچھی گئی۔ لیکن وہ نہ بتا سکے۔ مجبور ہو کر بادشاہ نے حضرت یوسف کو عزت کے ساتھ قیدخانہ سے بلا کر اپنے خواب کی تعبیر پوچھی۔ حضرت یوسف نے کھلے معنوں میں اس خواب کی تعبیر بتائی۔ جس سے بادشاہ کو تسکین ہوئی۔ اور آپ نہ فقط قید سے رہا ہوئے بلکہ ملک مصر کی سرداری ان کو عطا ہوئی۔ اب حضرت یوسف کے خواب کی تعبیر پوری ہو چکی تھی پیغمبری کے ساتھ آپ تخت مصر پر جلوہ افروز تھے تو آپ کے بھائی بھی مصر میں آئے۔ اگرچہ

بھائیوں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا۔ لیکن حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو پہچان کر ان کا گناہ معاف کر دیا۔ سب بھائی جب اپنے معزز بھائی سے مل کر اپنے وطن واپس آئے۔ تو تمام احوال اپنے والد حضرت یعقوبؑ سے کہا۔ حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کے فراق میں روتے روتے نابینا ہو گئے تھے جب انہوں نے حضرت یوسفؑ کے زندہ ہونے کی خبر سنی۔ تو خدا نے اسی خوشی کے ساتھ ان کی آنکھیں بھی روشن کر دیں۔ آخری عمر میں حضرت زلیخا بہت محجوب ہوئی۔ اور خدا کے فرمان کے مطابق آپ نے حضرت زلیخا سے نکاح کر لیا۔

آپ کی خوبصورتی تمام عالم میں مشہور ہے۔ روئے زمین پر آپ سا کوئی خوبصورت نہ تھا۔ علم و حلم ایسا تھا۔ کہ باوجودیکہ آپ کے بھائیوں نے آپ کو اپنے زعم میں ہلاک کر دیا تھا۔ لیکن ان سے آپ نے

کوئی بدلہ نہیں لیا۔ بلکہ ان سب کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ آپ ایک سو بیس سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ اور دیار مصر میں ہی دفن ہوئے۔

حضرت شعیب علیہ السلام

حضرت شعیب حضرت صالح کی اولاد میں سے تھے۔ آپ بڑے فصیح تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو شہر مدین کا نبی مقرر فرمایا۔ وہاں کے لوگ ناپ اور وزن میں کمی کر کے اپنا نفع بڑھاتے تھے حضرت شعیبؑ نے ان کو منع کر کے فرمایا۔ کہ اگر تم اللہ کی زمین پر ایسی ہی خرابی برپا کرو گے۔ تو تم پر خدا کا قہر نازل ہوگا۔ اگر تم اپنے کئے پر پچھتا کر خدا سے معافی مانگو۔ تو خداوند کریم تم کو معاف کر دیگا۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ اے شعیب جو باتیں تو کہتا

ہے ہم نہیں سمجھتے تو کوئی ہم پر سردار تو نہیں۔ کمزور سا انسان ہے۔ اگر تیرے بھائی بند نہ ہوتے۔ تو تجھے ہم سنگسار کر ڈالتے۔ مجبور ہو کر حضرت شعیب نے اس قوم کے لئے بد دعا کی۔ اور تمام قوم ما سوا ایمانداروں کے حضرت جبرائیل کی ایک چیخ سے ہلاک ہو گئی۔ نزول بعد حضرت شعیبؑ اپنی قوم کی ہلاکت سے بہت مغموم رہے۔ اور قریباً دو سو سال کی عمر میں آپ انتقال فرما گئے۔

حضرت یونس علیہ السلام

حضرت یونسؑ حضرت ہودؑ کی اولاد میں سے تھے شہر دمشق میں اللہ تعالےٰ نے ان کو پیغمبر بنا کر بھیجا آپ کی قوم میں لاکھ سے کچھ زیادہ انسان تھے۔ مگر ایک نے بھی آپ کی پیغمبری پر یقین نہ کیا۔ حضرت یونسؑ نے ہر چند ان کو سمجھایا۔ کہ خدا کی عبادت

باعثِ آرام و بعد مردن جنت کے لائق ہے۔ بتوں کی پرستش باعث نقصان اور پس مردن جہنم کے سزاوار ہے۔ لیکن ان منکرانِ خدا نے ایک نہ مانی پھر تو حضرت یونسؑ نے اس بد اطوار قوم کے لئے مجبور ہو کر خدا کی درگاہ میں بد دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ وقت مقررہ پر ان پر عذاب نازل ہو جائے گا۔ مگر حضرت یونسؑ اس پر گھبرا کر اپنی جان بچانے کے لئے بغیر مرضی مولا اس شہر سے بھاگے اور دریا میں رضائے الٰہی سے ان کو مچھلی نے نگل لیا۔

آخر تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہ کر ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اور وہ وہاں سے نکلے وہی قوم جس سے وہ بھاگے تھے۔ اب ان پر ایمان لا چکی تھی۔ اور آپ کی تلاش میں تھی۔ آخر آپ کو جب وہ قوم ملی تو بڑی تعظیم سے پیش آئی۔ اور قریباً ۱۵۰ برس کی عمر میں آپ انتقال فرما گئے

حضرت ایوّب علیہ السّلام

حضرت ایوب بڑے خوشحال تھے۔ خداوند کریم نے ان کو ہر قسم کی نعمت عطا کی تھی۔ کسی نے اُن سے پوچھا کہ آپ کو خدا نے ہر قسم کی راحت اور تمام نعمتیں کس باعث بخشی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میری کثرت عبادت کی وجہ سے۔ خدائے تعالےٰ کو آپ کی یہ بات ناگوار گذری۔ کیونکہ اپنی اطاعت و عبادت پر نازاں ہونا۔ خداوند کریم کی درگاہ میں سخت گناہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت ایّوب سے تمام مال، اولاد اور ہر قسم کی راحت چھین کر ہزاروں مصیبتوں میں گرفتار کیا۔ مگر حضرت ایوب نے توبہ کر کے اس قدر عبادت اور خدا کا شکر کیا۔ کہ دریائے رحمت الٰہی جوش میں آیا۔ پھر تو سب رنج و تکالیف حضرت ایوب کی دور ہو گئیں۔

اور آپ بالکل تندرست ہو گئے۔ پہلے سے بھی زیادہ نعمت اور دولت حضرت ایوب کو عطا ہوئی۔ آخر ۱۴۰ برس کی عمر میں آپ رحلت فرما گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

فرعون کا عہد تھا۔ اسے اپنی تمام سلطنت میں خدائی کا دعوےٰ تھا۔ ایک دن اسے خواب میں دیکھا کہ دو درخت آسمان پر اُٹھے۔ اور تمام جہان ان کے سائے میں آگیا۔ فرعون نے صبح اٹھ کر بڑے بڑے نجومیوں سے اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ انہوں نے بتایا کہ قوم بنی اسرائیل سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ سب لوگ اس کی عزّت کریں گے۔ اور تمہارے ملک کو وہ تباہ و برباد کرے گا۔ اس تعبیر سے فرعون کو سخت حیرت ہوئی۔ اور اس نے تمام قوم بنی اسرائیل پر چوکی پہرہ لگا

دیا کہ اس قوم میں جو لڑکا پیدا ہو اسے قتل کر دیا جاوے
مگر لڑکی کو نہیں۔ اللہ کی قدرت جب ظاہر ہوتی
ہے۔ تو وہ بے خبری کی حالت میں ہی نمودار ہوتی
ہے۔ آخر فرعون کے خاص ملازم عمران کی بی بی
خاتون سے جو قوم بنی اسرائیل میں سے تھی اور
جس کے بطن سے ہارون علیہ السلام اور مریم
پیدا ہو چکے تھے۔ حضرت موسےٰ بھی پیدا
ہوئے۔ بی بی خاتون گھبرائیں کہ خدا نخواستہ اگر
فرعون کے ملازموں کو اس بچہ کی خبر ہوگئی تو وہ
بالضرور اسے ہلاک کر ڈالیں گے۔ ابھی وہ اسی
فکر میں تھی۔ کہ اسے غیب سے ندا آئی جو خدا
طرف سے تھی۔ کہ اے حضرت موسےٰ کی ماں تم
بیخوف ہو کر اس کو دودھ پلاؤ۔ اگر تجھے اس
کی ہلاکت کا ڈر ہے۔ تو ایک صندوق میں اپنے بچہ کو
رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دے۔ اور تو کسی قسم کا

رنج نہ کر۔ ہم تجھے اس سے پھر ملادیں گے۔ اور اس کو اپنا رسول بنائیں گے۔

حضرت موسےٰ کی ماں اس بشارت سے بہت خوش ہوئی۔ اور اس نے اسی حکم کے مطابق ایک صندوق میں حضرت موسیٰ کو بند کر کے دریائے نیل میں ڈال دیا۔ صندوق دریا میں بہتا ہوا اس نہر میں پڑ گیا۔ جو فرعون کے محل میں جاتی تھی اور جب عین اس جگہ پر پہنچا۔ جہاں فرعون معہ اپنی بی بی آسیہ کے اس نہر کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اس صندوق کو حضرت آسیہ نے پکڑ لیا۔ جب اسے کھولا تو اس میں انہوں نے بہت ہی خوبصورت بچہ دیکھا حضرت آسیہ کو اس کے دیکھتے ہی اس قدر محبت ہوگئی۔ کہ اس نے حضرت موسیٰ کو اپنا لڑکا بنا لیا۔ آخر فرعون بھی اپنی بی بی کی خواہش سے انکار نہ کر سکا اور اس نے بہت سی دودھ پلانے والی عورتیں

دودھ پلانے کو بلائیں۔ لیکن حضرت موسیٰ نے کسی
کا دودھ نہ پیا۔ خدا کا وعدہ پورا ہوتا تھا۔ اور
حضرت موسیٰ کی والدہ کا کلیجہ ٹھنڈا کرنا ضروری تھا
اس لئے حضرت موسیٰ کی والدہ بھی اجنبی صورت
میں وہاں دودھ دینے کو پہنچیں۔ حضرت موسےٰ
علیہ السلام نے ان کا دودھ پی لیا۔ فرعون کو
اس کا کسی طرح بھی علم نہ ہوسکا۔ کہ یہ بی بی اس
بچہ کی اصلی ماں ہے۔ اس لئے فرعون نے کچھ
تنخواہ مقرر کرکے اس کو رکھ لیا۔

حضرت موسیٰ جب بڑے ہوئے۔ تو ایک روز
شہر مصر کے ایک بازار میں گھوم رہے تھے
انھوں نے دیکھا کہ دو شخص آپس میں لڑ رہے
ہیں جس میں سے ایک قوم بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اس
نے حضرت موسیٰ کو دیکھ کر مدد کو پکارا۔ آپ نے
دوسرے شخص کو اس اسرائیلی شخص کی حمایت میں ایک

گھونسا مارا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ دوسرے روز حضرت موسیٰ پھر بازار میں آئے۔ اور وہی شخص پھر ایک اور سے لڑ رہا تھا۔ اس نے پھر آپ کو مدد کے لئے پکارا مگر حضرت موسیٰ نے اس سے کہا کہ تو جھگڑالو ہے مگر جیسے ہی حضرت موسیٰ نے ان پر ہاتھ ڈالا تو وہ شخص پکار اُٹھا۔ کہ اے موسیٰ کیا تیری یہی مرضی ہے کہ تو مجھے ہلاک کر ڈالے۔ جیسے کل خون کیا ہے۔ تم نے میرے ساتھ لڑنے والے کا۔

دوسرے شخص نے جونہی یہ بات سنی وہ اس کی خبر کرنے کو فرعون کے پاس گیا۔ اور حضرت موسےٰ ڈرے کہ خدا جانے اب فرعون مجھ سے کیا سلوک کرے۔ ابھی آپ اسی فکر میں تھے۔ کہ کسی خیر خواہ نے حضرت موسیٰ کو صلاح دی کہ آپ اس شہر سے نکل جاؤ۔ کیونکہ دربار فرعون میں یہ طے ہو گیا ہے کہ فرعون آپ سے خون کا بدلہ لے۔ اس مشورہ سے

حضرت موسیٰ وہاں سے چل دیئے۔ اور شہر مدین میں پہنچے۔ وہاں آپ نے دعا کی کہ یا اللہ مجھ کو سیدھی راہ دکھا۔ چونکہ آپ شہر مدین کے راستہ سے ناواقف تھے۔ خدا نے ان کو شہر مدین کا راستہ بتایا۔ جب شہر میں پہنچے تو وہاں دیکھا۔ کہ کنوئیں پر بہت سے آدمی مویشیوں کو پانی پلانے میں مشغول ہیں۔ اور ایک طرف دو لڑکیاں بکریوں کا ریوڑ لئے کھڑی ہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے ان سے پوچھا کہ تم یہاں کیوں کھڑی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا باپ بوڑھا ہے۔ اور ہم خود اپنی بکریوں کو پانی پلانے آتی ہیں۔ جب تک سب چرواہے پانی پلا کر نہ لوٹیں۔ ہم پانی نہیں لے سکتیں۔ مگر اس کنوئیں پر اتنا بھاری پتھر رہتا ہے۔ کہ جب تک کئی ایک آدمی اسے مل کر نہ اٹھائیں۔ وہ نہیں اٹھ سکتا۔ آپ نے ازراہِ ہمدردی اس کنوئیں سے پتھر کو اٹھا کر ان کی تمام بکریوں کو پانی پلا دیا۔ اور

خود ایک درخت کے سایہ میں جا بیٹھے۔

دونوں لڑکیاں ریوڑ کو پانی پلا کر جب گھر آئیں تو اپنے والد حضرت شعیبؑ سے حضرت موسیٰ کا حال سنایا۔ اور ان کی تعریف کی۔ حضرت شعیبؑ نے یہ سنکر اپنی بیٹی سے فرمایا۔ کہ اس شخص کو بلا لاؤ۔ تا کہ اس کو اس کی محنت کا ثمرہ دیا جاوے۔ باپ کا حکم بجا لانے کو نیکبخت لڑکی حضرت موسیٰ کے پاس نہایت شرم و حیا کے ساتھ پہنچی۔ اور حضرت موسیٰ کی خدمت میں اپنے والد کا پیغام دیا۔ حضرت موسیٰ پردہ کے لحاظ سے اس لڑکی کے آگے آگے ہو کر حضرت شعیبؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آخر آپ نبی مرسل ہونے والے تھے۔ حضرت شعیبؑ ان کے اخلاق و عادات سے یہاں تک خوش ہوئے۔ کہ ان سے اپنی اسی لڑکی صفورا کا آٹھ سال بکریاں چروانے کا عہد باندھ کر شادی کر دی۔ اور آپ کو جنت کا وہ

عصا جو حضرت آدم کی پشت سے حضرت شعیب تک پہنچا تھا۔ عطا ہوا۔ اور آپ اسی عصا کی مدد سے آٹھ سال حضرت یعقوب کی بکریاں چرواتے رہے اس عصا میں بہت سی خصوصیتیں تھیں۔ ہر ایک دشمن کے مقابلہ میں اس سے ہر طرح امداد ملتی تھی۔ اژدہا کی جگہ اژدہا ہو جاتا تھا۔ اور لکڑی کی جگہ لکڑی عرصہ مقررہ یعنی آٹھ سال میں حضرت موسیٰ کے پاس ان بکریوں کے بچے اصل سے بھی زیادہ ہو گئے جو آپ کو انعام میں ملے۔

جب آٹھ سال پورے ہو چکے تو حضرت شعیبؑ سے اجازت لے کر مصر میں اپنی والدہ اور بھائی ہارون سے ملنے کے لئے وہاں سے چل دیئے۔

اب آپ کے ساتھ اپنی بیوی۔ اس کی لونڈی۔ اور بھیڑ بکریوں کا ریوڑ معہ دیگر مال و اسباب بھی تھا راستہ میں آپ کی بی بی کو درد زہ ہوا۔ اور آپ

آگ لینے کوہ طور پر پہنچے۔ وہاں سے آپ کو خدا کی طرف سے پیغمبری عطا ہوئی۔ زاں بعد ہارون کو لے کر فرعون اور اس کی قوم کو ہدایت فرمائی۔ آخر ایمانداروں کو ساتھ لے کر رود نیل کے پار چل دیئے۔ فرعون اور اس کی فوج نے آپ کا پیچھا کیا۔ مگر وہ اپنی فوج سمیت رود نیل میں غرق ہو گیا۔ آپ قریباً ۱۵۰ سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔

حضرت ہارون علیہ السلام

حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی تھے اور بڑے جان نثار بھائی تھے۔ خدا کے ارشاد کے مطابق حضرت موسےٰ کے ہمراہ لوگوں کو اللہ کی راہ بتاتے رہے۔ اور فرعون کے ساتھ ایک عرصہ تک لڑتے رہے۔ جب آپ کی زندگی کا دور

ختم ہو چکا۔ تو ایک روز ارشاد ایزدی کے مطابق حضرت موسیٰ کے ساتھ ایک باغ میں پہنچے۔ اور جونہی ایک تخت پر بیٹھے۔ حضرت عزرائیل نے ان کی جان قبض کر لی۔ اور اس تخت کو ہارون کی نظروں سے غائب کر لیا۔ حضرت موسیٰ کو اپنے بھائی کی مفارقت کا بہت صدمہ پہنچا۔ اور آخر وہاں سے شہر میں آئے۔ لوگوں کو ہارون کے فوت ہونے اور یکایک غائب ہو جانے کا یقین نہ آیا۔ آخر حضرت موسیٰ کی دعا سے آپ پھر زندہ ہوئے اور لوگوں کو اپنی موت کا خود یقین دلا کر غائب ہو گئے۔ آپ کی عمر قریباً ۱۳۰ سال کی تھی۔

حضرت کالوت علیہ السلام

اولاد یعقوب میں سے کالوت کو قوم بنی اسرائیل پر خدا نے پیغمبر مرسل بنا کر بھیجا۔ آپ حضرت

موسیٰ کی بہن مریم کے شوہر تھے۔ بڑے
دلاور تھے۔ امور شرعی کے پھیلانے
میں بڑے بڑے بادشاہوں سے لڑے
ملک یروشلم کے بادشاہ کو معہ اس کے
عیال و اطفال کے قید کیا۔ کیونکہ ان دنوں
قوم بنی اسرائیل پر بہت ظلم ہو رہے تھے۔ اور
تمام قوم مصر سے بھاگ چکی تھی۔ اپنی قوم و دین
کے لئے آپ نے چالیس سال جدوجہد کی
اور بیس سال خداوند کریم کا فرمان منانے کے
لئے بادشاہوں سے لڑتے رہے۔ آخر آپ
انتقال فرما گئے۔

حضرت خرقیل علیہ السلام

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں آپ کو ذوالکفل
کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ آپ نبی تھے۔ آپ

کو مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا ہوا تھا۔ بنی اسرائیل
کے لوگوں کو خدا کے ارشاد کے مطابق ایک روز جہاد
کے لئے آمادہ کیا۔ مگر انہوں نے آپ کا حکم نہ مانا
اس نافرمانی کے عوض ان پر اللہ کا غضب نازل ہُوا
اور وبا میں ہزاروں آدمی ہلاک ہو گئے۔ اور جو بھاگے
وہ بھی ہلاک ہوئے۔ خرقیل علیہ السلام خُدا
کی یاد میں تھے۔ ساتویں روز جب اعتکاف سے
اٹھ کر باہر آئے۔ تو آپ نے دیکھا کہ تمام لوگوں
کے لاشے سڑ چکے ہیں۔ اور ان کی ہڈیاں ہی ہڈیاں
نظر آتی رہیں۔

حضرت خرقیل علیہ السلام کے دل میں رحم آیا۔ اور
انہوں نے بارگاہ ایزدی میں دعا کی۔ آپ کی دعا قبول
ہوئی۔ اور سب زندہ ہو گئے۔ پھر بھی بعضوں نے سرکشی
کی۔ اور بعض تابعدار ہوئے۔ آخر آپ وہاں سے رخصت
ہوئے۔ اور ملک شام میں پہنچ کر انتقال فرما گئے۔

حضرت الیاس علیہ السّلام

حضرت خرقیل کے بعد قوم بنی اسرائیل میں ایک عرصہ تک کوئی نبی نہیں آیا۔ لوگ بت پرستی اور بدکاری میں مبتلا تھے۔ حضرت الیاس نے لوگوں کو بہتیرا روکا۔ کہ بت پرستی کو چھوڑو اور خداوند کریم کی عبادت کرو۔ مگر لوگوں نے انہیں الٹا جھٹلایا۔

حضرت الیاسؑ ہارون کی اولاد میں سے تھے خدا نے ان کو ایک شہر بعلبک نامی میں بھیجا۔ آپ نے وہاں وعظ و نصیحت کا کام شروع کیا۔ لیکن تمام لوگ بت پرستی سے باز نہ آئے۔ بادشاہ آپ پر ایمان لے آیا۔ مگر قوم کی بغاوت سے بادشاہ نے پھر بت پرستی شروع کر دی۔ حضرت الیاسؑ اس قوم پر سخت ناراض ہوئے اور ان پر قحط کی دعا کی۔ دعا مستجاب ہوئی اور سب قحط میں گرفتار ہو گئے۔ آپ وہاں سے نکل کر

ایک بڑھیا کے پاس آئے۔ جو ان کی معتقد تھی اور اس بڑھیا کے لڑکے الیسع کو لے کر گاؤں اور شہروں میں پھرتے رہے۔ آخر الیسع کو اپنا قائم مقام کر کے اپنی قوم سے غائب ہو گئے۔ خدا نے حضرت الیاس کو تا قیامت زندگی عطا کی ہے۔ اور وہ اب تک زندہ مگر لوگوں سے غائب ہیں۔

حضرت حنظلہ علیہ السلام

حضرت حنظلہؑ کو بھی خدا نے قوم بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے مامور فرمایا۔ آپ خدا کی وحدانیت اور بتوں کی مذمت لوگوں کو بیان فرماتے تھے۔ مگر لوگ ان کی جان کے دشمن ہو گئے۔ آخر آپ نے ایک بام پر چڑھ کر روز و شب لوگوں کو خدا کی

راہ کی طرف پکارنا شروع کیا۔ ایک روز آپ نے
قوم سے کہا کہ اگر اب بھی تم سیدھی راہ پر نہ آؤ گے
تو خدا کا غضب تم پر نازل ہو گا۔ اور تم ہلاک ہو گے
مگر وہ سات سو سال سے مرنا جانتے ہی نہ تھے
اس لئے انہوں نے اس کی بھی پرواہ نہ کی۔ اور
دوسرے روز دوپہر میں ہزاروں شخص مر گئے جب
بادشاہ کو اس کی خبر ہوئی۔ کہ موت
کسی کو کہاں چھوڑتی ہے تو آخر بادشاہ کا تمام
ملک زر و مال۔ غلام اس کی ہلاکت کے ساتھ سب
فناہ ہو گئے۔

چند روز کے بعد حضرت خنظلہ بھی اس دارفانی
سے انتقال فرما گئے۔

حضرت داؤد علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام حضرت یعقوب کی اولاد سے تھے۔ آپ بادشاہ تھے۔ چالیس سال تخت سلطنت کے بعد ان کو خدا کی طرف سے پیغمبری عطا ہوئی آپ بڑے پرزور بادشاہ تھے۔ مگر خدا کی یاد سے غافل نہ تھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا نبی مقرر فرمایا آپ نہایت خوش الحان تھے۔ جب وہ زبور شریف پڑھتے تھے تو بہتا ہوا پانی تھم جاتا تھا۔ اڑتے ہوئے پرند اور تمام چار پائے اور دیگر جانور کھڑے ہو کر آپ کی آواز کو سن سن کر وجد کی حالت میں بیہوش ہو جاتے تھے۔ علاوہ ان جانداروں کے درختوں کی پتیاں حالت وجد میں نرزہ ہو جاتی تھیں۔ اور پہاڑ حرکت میں آجاتے تھے۔ گویا سب سننے والے خدا کی یاد میں

خالی نہ رہتے تھے۔ لحن داؤدی آپ کا معجزہ تھا۔
اس کے علاوہ خدا نے ایک اور معجزہ آپ کو بخشا
تھا کہ آپ کے دست مبارک میں لوہا پگھل جاتا
تھا۔ اور آپ سخت سے سخت لوہے کو بغیر کسی
اوزار یا آگ کے مروڑ توڑ کر اس سے ہر ایک چیز
بنا لیتے تھے۔ اکثر زرہ بنایا کرتے تھے۔ جو پچھلے زمانہ
میں ہر ایک سپاہی پہن کر لڑتا تھا۔ اور اسی زرہ
کی مزدوری کو نصف تو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے
اور نصف سے اپنی ضروریات زندگی وغیرہ پوری
کرتے تھے۔

سب سے پہلے آپ نے ہی زرہ ایجاد کی
آپ اپنی عمر میں وقت کے پابند تھے۔ کچھ روز
عبادت الٰہی میں گذارتے تھے۔ اور کچھ روز
لوگوں کے انصاف کرنے میں صرف کرتے اور
بعض وقت اپنے کام میں مصروف رہتے تھے

حکیم لقمان آپ ہی کے وقت میں تھا۔ آخر آپ
۱۲۰ سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان داؤدؑ کے فرزند تھے۔ داؤدؑ کے انتقال کے بعد آپ ہی وارث تخت اور نبی ہوئے۔ خداوند کریم نے ان کو ہر ایک جانور کی بولی سے ماہر کیا۔ اور سب پرند و چرند کو ان کا تابع بنایا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہ تھی۔ جو خدا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطا نہ کی ہو۔ جن، پری تک آپ کے ماتحت تھے۔ اور جہاں چاہتے تھے وہاں آپ کا تخت دیو اٹھا لے جاتے تھے۔ آپ کے سر پر پرندوں کا سایہ اور دائیں بائیں جن، پری اور انسان ہوتے تھے۔ ہوا تک آپ کے تابع تھی اسی

لئے مہینوں کی راہ منٹوں میں طے کر لیتے تھے
گویا روئے زمین آپ کے لئے مسخر تھا۔ یہ سب کچھ
تھا مگر آپ بجز جو کی روٹی کے کچھ نہ کھاتے تھے۔
اور ساری رات اللہ کی یاد میں گذار دیتے تھے ایک
روز آپ تخت پر جلوہ افروز تھے۔ سب جانور پرند
و چرند۔ دیو۔ پری دست بستہ حاضر تھیں۔ اور ہدہد
کہیں غیر حاضر تھا۔ جب وہ آیا تو اس نے بلقیس
کی جاہ و حشم حسن و لیاقت کا تذکرہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کے روبرو بیان کیا۔ حضرت سلیمان نے اپنے ماتحتوں
سے کہا کہ کوئی ہے جو اس کو مع اس کے تخت کے
یہاں حاضر کرے۔ آخر ایک دیو نے اس کا ذمہ اٹھایا۔
اور اس نے اسم اعظم کی برکت سے آنکھ کے اشارے
میں بلقیس کو حاضر دربار کر دیا۔ آخر بلقیس حضرت
سلیمان کے عقد میں آئی۔ اور محل میں داخل ہو گئی آپ
کی سلطنت اور زر و مال کا لا انتہائی درجہ تھا۔ جو

کسی بادشاہ کو آج تک نصیب نہیں ہؤا روئے زمین پر ہر جاندار چیونٹی اور بیجان ذرہ تک آپ کے سطوت و جبروت کا قائل تھا۔ عہد داؤد سے آخری بادشاہ تک ۴۱۴ تک یہ سلطنت رہی۔ جب بخت نصر ملک شام اور مصر پر قابض ہؤا تو بیت المقدس کو اس نے خراب کر دیا۔ اور تمام قوم بنی اسرائیل اس سے پریشان ہو کر جنگل و بیابان کی طرف بھاگی اور مدت تک بنی اسرائیل کی حکومت نہ رہی آخر جب اسفندیار نے ملک شام کو بخت نصر بادشاہ سے چھینا۔ تو پھر بنی اسرائیل آباد ہو گئے۔

حضرت سلیمان کی عمر تقریباً ایک سو بارہ سال کی ہوئی۔

حضرت ذکریاؑ علیہ السّلام

حضرت ذکریا علیہ السلام حضرت داؤد کی اولادمیں

سے تھے قوم بنی اسرائیل میں آپ برگزیدہ پیغمبر بنے۔
ہر وقت خداوند کی عبادت میں رہا کرتے تھے۔ آپ
کی عمر وقت اولاد سے زیادہ ہو چکی تھی۔ بیوی بانجھ
تھیں۔ لیکن خدا کی قدرت میں سب کچھ آسان ہے آپ
نے اولاد کے لیۓ دعا کی۔ دعا قبول ہوئی۔ اور خدا
نے خوشخبری دی۔ کہ اے ذکریا تجھے ہم نے
ایک لڑکا عنایت کیا۔ اور اس کا نام یحییٰ رکھنا
ذکریا علیہ السلام نے عرض کی کہ یا اللہ میں تو بوڑھا
ہوں۔ اور عورت میری بانجھ ہے۔ لڑکا کس طرح عطا
ہوگا۔ اس کی کوئی نشانی بھی عطا کر۔ خداوند کریم
نے حضرت ذکریا سے فرمایا۔ کہ بس اس کی نشانی
یہ ہے۔ کہ تو تین دن اور تین رات کسی سے بات
نہ کر۔ چنانچہ ذکریا علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ اور
بعد ۹ ماہ کے حضرت یحییٰ پیدا ہوئے حضرت
ذکریا نے اپنے بیٹے کے پیدا ہونے پر خدا

کاشکریہ ادا کیا۔ جب حضرت یحیٰی کی عمر تین چار سال کی ہوئی تو آپ بجائے کھیل کود کے خدا کی یاد میں رہنے لگے۔ اور اپنے والد حضرت ذکریا علیہ السلام سے دوزخ کا احوال سنکر شب و روز روتے تھے۔ سات سال کی عمر میں آپ مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ کر اللہ تعالےٰ کی عبادت میں مصروف ہو گئے۔

ایک روز حضرت ذکریا اپنی قوم میں وعظ و نصیحت فرما رہے تھے۔ تو ایک گروہ بنی اسرائیل کا ان کے ہلاک کرنے کے لئے پہنچا۔ آپ ان سے بچنے کے لئے ایک درخت کے پاس آئے۔ اللہ کی قدرت سے درخت میں شگاف ہو گیا۔ اور جب آپ اس درخت کے شگاف میں چھپے۔ تو وہ درخت پھر مل گیا۔ آخر شیطان نے ان کا پیچھا کرنے والوں کو بتایا کہ حضرت ذکریاؑ اس درخت میں ہیں۔ اس لئے انہوں نے

درخت کو آرے سے چیرا اور حضرت ذکریا اس میں شہید ہو گئے۔ آپ کی عمر ۱۰۰ سال کے قریب تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ سے پہلے جو کوئی قوم بنی اسرائیل میں ہوتا تھا۔ وہ سب حضرت موسیٰ کی شرع کے مطابق ہدایت کرتے تھے۔ لیکن حضرت عیسیٰ کی شریعت کے بعض احکام حضرت موسیٰ کی شریعت کے خلاف تھے۔ اسی لیے حضرت عیسیٰ کے حکموں پر لوگوں نے کچھ کان نہ دھرا۔ اور نہ ان پر کوئی اعتقاد لایا۔ آپ کئی ایک معجزات پیغمبری لوگوں کو دکھاتے لیکن لوگ ان معجزوں کو جادو جانتے تھے۔ آخر اس وقت کے بادشاہ کے سامنے لوگوں نے شکایت کی۔ کہ عیسیٰ بڑا جادو گر ہے اور وہ

اپنے جادو کے زور سے جس کو چاہتا ہے مارتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ۔ زندہ کر دیتا ہے ہمیں خوف ہے کہ کہیں آپ کو بھی مار نہ ڈالے۔ اور آپ کا ملک آپ کے قبضہ سے نکل جائے۔ بادشاہ آخر حرص و ہوا کا بندہ تھا۔ اس نے دل میں خیال کیا کہ ممکن ہے۔ کہ یہ سب کچھ درست ہو۔ اور میں اور میرا ملک تباہ ہو جائے۔ اور اس نے بغیر سوچے سمجھے حضرت عیسےٰ کو ہلاک کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اور اس نے حکم دیا کہ جہاں عیسےٰ ملیں ان کو قتل کر دیا جاوے۔ آخر اس نے لوگوں سے مشورہ کیا۔ اور ان کو اس کام پر ابھارا لوگ تو ان کے دشمن تھے ہی سب حضرت عیسےٰ کے قتل کے لئے آمادہ ہو گئے۔

حضرت عیسےٰ اکثر عبادت خانہ میں ہی رہا کرتے تھے۔ اور وہیں اللہ کی یاد میں دن اور رات

بسر کرتے تھے۔ دشمنوں کا گروہ ان کی تلاش
میں حضرت عیسےٰ کے عبادت خانہ میں پہنچا۔ اور
سب عبادت خانہ کے سامنے گھیرا ڈالے کھڑے
ہو گئے۔ آخران میں یہ مشورہ ہوا۔ کہ ایک شخص حضرت
عیسٰی کو عبادت خانہ کے اندر سے بلا لائے۔
اسی صلاح سے ایک شخص دشمنوں سے عبادت خانہ
کے اندر گیا۔ مگر حضرت عیسےٰ کو اس نے اندر
نہ دیکھا۔ وہ سخت حیران ہو کر عبادت خانہ سے
باہر نکلا۔ چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا
نے پہلے ہی دشمنوں کی خبر دے دی تھی۔ آپ عبادت
خانہ کی چھت پر چڑھ گئے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ
نے ان کو وہیں سے آسمان پر زندہ اٹھا لیا۔ وہ شخص
جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تلاش میں عبادت خانہ
کے اندر جا کر گھبرا کے باہر آیا تھا۔ خداوند کریم
نے اس کی شکل حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بنا

دی تھی۔ اس نے باہر آتے ہی لوگوں سے کہا کہ یہاں تو عیسٰے علیہ السلام نہیں ہے۔ چونکہ اس کی صورت ہو بہو حضرت عیسٰے علیہ السلام کی خدا نے بنا دی تھی۔ لوگوں نے اس کو دیکھ کر کہا۔ کیا خوب پیغمبر تو کہلاتے ہو۔ لیکن جان کے خوف سے جھوٹ بولنے سے نہیں ڈرتے عیسے علیہ السلام تو تم ہی ہو۔ اور کہتے ہو۔ یہاں عیسٰے علیہ السلام نہیں ہے۔ اس نے بہتیرا کہا میں تو تمہیں میں سے ایک شخص ہوں۔ جس کو تم نے عیسٰے علیہ السلام کی تلاش کے لئے اس عبادت خانہ کے اندر بھیجا تھا۔ مگر کسی نے اس بات کو نہ مانا۔ آخر اسے سولی پر چڑھا کر ہلاک کر دیا گیا۔ اور انہوں نے سمجھا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام ہلاک ہو گئے ہیں۔

حضرت عیسٰے علیہ السلام بڑے زاہد اور

پرہیزگار تھے۔ مردہ کو زندہ کرنے کا معجزہ اللہ نے
ان کو عطا فرمایا تھا۔ آپ دنیا سے ہمیشہ بچتے رہے
اپنے لئے آپ نے کوئی مکان نہیں بنایا
ایک دفعہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے لوگوں
نے خواہش کی۔ کہ آپ کے لئے ہم ایک گھر بنائیں
گے۔ آپ نے فرمایا کہ بہتر ہے۔ تم اپنی یہ خواہش
پوری کر سکتے ہو۔ لیکن جس جگہ میں کہوں۔ وہاں
مکان بناؤ۔ لوگوں نے کہا کہ جہاں آپ فرمائیں
وہاں ہی بنا دیا جائے گا۔

چنانچہ آپ ان کو وہاں ایک ایسی جگہ لے
گئے۔ جہاں دریا بہتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں
مکان بناؤ۔ انہوں نے کہا کہ یہاں تو دریا بہتا ہے
آپ نے فرمایا۔ کہ دنیا دریائے فانی ہے۔ جو دنیا
میں مکان بنائے۔ وہ ایک بہتے ہوئے دریا میں
اپنا مکان بناتا ہے۔

حضرت عیلٰے علیہ السلام تیس برس تک زمین پر رہے۔ اور تیس برس لوگوں کو ہدایت کی ابھی تک آسمان پر زندہ ہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام دنیا میں خروج فرمائیں گے۔ تو حضرت عیلٰے علیہ السلام زمین پر تشریف لائیں گے اور دجّال بد افعال کو قتل کریں گے اور پھر آسمان پر تشریف لے جائیں گے۔ انکے تشریف لے جانے کے بعد قیامت ہو گی۔

جب آپ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اس کے بعد پانچ سو سال کے قریب تمام لوگ گمراہ ہو گئے اور دنیا میں کفر ہی کفر ہو گیا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب حضرت رسول خدا صلعم حضرت آمنہ بنت وہب کے بطن مبارک میں تشریف فرما ہوئے تو ان کی والدہ نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک مرغ ان کے گریبان میں آگیا۔ اور دامن سے باہر نکل گیا۔ پھر خانہ کعبہ پر جا کر اپنے دونوں بازو کھول دیئے۔ اور اس کے دونوں بازو اس قدر بڑھ گئے۔ کہ ایک مشرق میں پہنچا۔ اور دوسرا مغرب میں۔ آمنہ اس خواب کو دیکھتے ہی بیدار ہوئیں اور عبداللہ کو اس خواب سے مطلع کیا۔ عبداللہ نے کہا کہ میں بھی آج رات ایک خواب دیکھ رہا تھا کہ ایک نور میری پیشانی سے جدا ہوا۔ اور مسجد اقصےٰ اور کعبہ کے درمیان اس قدر پھیل گیا۔ کہ

اس کے پرتوِ نور سے تمام آسمان کے ستاروں کی روشنی مٹ گئی۔ اور نور اس کا تمام عالم میں مشرق سے مغرب تک پہنچ گیا۔ یہ گفتگو کر کے دونوں عبدالمطلب کے پاس پہنچے۔ اور دونوں نے اپنے خواب ان کے روبرو بیان کیے۔ عبدالمطلب نے کہا کہ عجب ماجرا ہے کہ میں نے خود آج کی رات ایک خواب دیکھا ہے کہ میری پشت پر ایک درخت نکلا جس کی چوٹی آسمان پر پہنچی۔ اور اس کی شاخوں نے تمام عالم کو گھیر لیا پھر تمام دنیا کے آدمی اس درخت کی شاخوں پر ہاتھ مارتے ہیں۔ میں نے ہر چند کوشش کی کہ میرا بھی ہاتھ وہاں تک پہنچا دو۔ مگر نہ پہنچا۔

تینوں کے تین خواب اگرچہ علیحدہ علیحدہ تھے لیکن تعبیر ایک ہی تھی۔ اس لئے عبدالمطلب نے ایک نجومی کو طلب کر کے تینوں خواب اس کے روبرو بیان کئے۔ نجومی نے ان خوابوں کی تعبیر

یہ کی۔ کہ تمہارے گھر میں ایک لڑکا ایسا پیدا ہوگا۔ کہ اس کی شرافت اور صدق و صفا کی دھوم مشرق سے مغرب تک تمام عالم میں پھیلے گی۔ اور تمام عالم اس سے ہدایت پائے گا۔ مگر اس کی سطوت و جبروت کا دن تمہیں دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔ پھر عبدالمطلب اس تعبیر کو سن کر بہت خوش ہوئے اور اس روز سے حضرت آمنہ کے ساتھ بہت سی رعایات کیں۔

ایک روز جب کہ عبد المطلب خانہ کعبہ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اکثر قریش ان کی خدمت میں حاضر تھے۔ ناگاہ کعبہ شریف میں چاروں کونوں سے ایک آواز آئی۔ جس کے سنتے ہی کعبہ کے سب بت اوندھے منہ گر گئے۔ اور تمام آتشکدے بھی سرد ہو گئے۔ سب لوگ حیران ہوئے۔ آپ گھبرا کر گھر پہ آئے۔ ابھی

دروازہ پر ہی تھے۔ کہ لوگوں نے پوتے کے پیدا ہونے کی مبارکباد دی۔ عبدالمطلب یہ خوشخبری سن کر نہایت خوش ہوئے۔ اور بہت سی بکریاں اور اونٹ راہ خدا میں قربان کئے۔ اور سب مکہ شریف کے لوگوں کی دعوت کی۔

حضرت کی پیدائش ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔ آپ کی عمر ابھی سات سال کے قریب تھی۔ کہ حضرت عبدالمطلب بیمار ہو گئے۔ آنحضرت کے والد عبداللہ تو پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ اس لئے حضرت عبدالمطلب نے اپنے پوتے کو ابوطالب کے سپرد کیا۔ ابوطالب نے حضرت کی پرورش اور تربیت میں نہایت درجہ کی کوشش کی۔ جب حضرت کی عمر پچیس سال کی ہوئی۔ تو حضرت خدیجہ جو سب عورتوں میں نہایت حسین اور ذی مقدور تھیں۔ آپ کے نکاح میں آئیں۔ جب حضرت

کی عمر مبارک چالیس برس کی ہوئی۔ تو سب مخلوق پر پیغمبر ہوئے۔ اور پیغمبری سے اڑھائی برس کے بعد رجب المرجب کے مہینے میں ستائیسویں شب معراج شریف کو تشریف لے گئے۔ تیرہ سال مکہ معظمہ میں مخلوق کو دین حق کی دعوت فرماتے رہے۔ قریش مکہ حضرت کی ایذا دہی پر نہایت مستعد رہے کیونکہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزوں کو جھوٹ سمجھتے تھے۔

جب ابو طالب دنیا سے کوچ کر گئے۔ تو تمام اہل عرب حضرت کے قتل پر مستعد ہوئے مگر اللہ تعالےٰ نے اہل قریش کی اس دشمنی سے حضرت کو آگاہ کر دیا۔ اور مکہ شریف سے ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ آپ مکہ شریف سے مدینہ کو چلے گئے مدینہ کے لوگوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کی۔ پھر تو آپ کی پیغمبری کا

شہرہ مشرق سے مغرب تک پہنچا۔ اور تمام ملک عرب کے بڑے بڑے شہر، یمن، طائف، مکہ، شام تک فتح ہو گئے، اور آپ بارہویں تاریخ ربیع الاول کو قریباً ترسیٹھ (۶۳) سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔

پیارے بچوں کی پیاری کتابیں

سوانح اور تاریخ

نام کتاب	قیمت
اللہ کی تلوار	..۸..
سرتاج الانبیاءؐ	..۱۲..
فاطمۃ الزہراءؓ	..۵..
پیغمبرِ اسلام	..۹..
جامع القرآن	..۴..
پیغمبروں کے حالات	..۱۰..
سرتاج الزہرا	..۶..
صدیق الرسول	..۵..
فاروق الاسلام	..۵..
ہمارے رسولؐ اور انکے دوست	زیرِ طبع
بایزید بسطامیؒ	..۴..
خواجہ حسن بصریؒ	..۲..
بہشتی عورتیں	..۴..
اسلامی سہیلیاں	
ولیوں کے حالات	..۱۰..
پریوں کا بادشاہ	..۴..
تین قلندر	..۹..
تاریخ شاہانِ اسلام ہند	۱-۴..
اندلس کا فاتح	زیرِ طبع
صلاح الدین ایوبی	..۹..

نام کتاب	قیمت
بہادر سلطان	..۱۰..
کم عمر سالار	..۹..
محمود غزنوی	..۶..
سچی کہانیاں سلطان ٹیپو	..۱۴..
اورنگ زیب عالمگیر	..۲..
شاہجہان بادشاہ	..۲..
ہندوستان کی شہزادیاں	زیرِ طبع
شہزادی بلقیس	..۲..
بڑوں کا بچپن	زیرِ طبع
آقا اور غلام	..۵..
جرنیل حمیدہ	..۴..
محبوب سبحانیؒ	..۴..
سوانح زیب النساء	..۶..
سوانح نورجہاں	..۲..
حکمران عورتیں	زیرِ طبع
امہات المومنین	..۶..
اسلامی تعلیم کامل (سات حصے)	۳-۸..

معلومات

نام کتاب	قیمت
دلچسپ معلومات	۱-...
عجائباتِ عالم	زیرِ طبع

مذہبی اور درسی

نام کتاب	قیمت
اقوال الرسولؐ	..۶..
اقوال الاولیاءؒ	..۶..
اطاعتِ والدین	..۲..
اسلام کی پہلی کتاب	..۳..
" " دوسری "	..۴..
" " تیسری "	..۴..
" " چوتھی "	..۶..
" " پانچویں "	..۶..
" " چھٹی "	..۸..
" " ساتویں "	..۹..
" " آٹھویں "	..۱۱..
کھانا پکانا	..۸..
ادیبِ نسواں	..۶..
انتظامِ خانہ داری	..۵..
پردۂ نسواں	..۵..
ماں بیٹی	..۱۲..
لیڈی ڈاکٹر	..۳..
گھر کی ملکہ	..۴..
ہنر آموزی	..۴..
آدابِ استاد و والدین	..۹..

فون نمبر ۲۶۲۱ — تار کا پتہ: "اشاعت گھر"

ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل بل روڈ لاہور